سوال

(306) نمازی کے آگے سے گزرنے کا فاصلہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ نمازی کے آگے سے دو یا تین صفوں کا فاصلہ چھوڑ کر گزر جانے کو گناہ تصور نہیں کرتے کیا یہ مسئلہ درست ہے؟ اگر درست ہے تو دلیل کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث میں نمازی کے آگے سے گزرنے کی مخالفت کے بارے میں 'بینَ یَدَیِ المُصَلّی' کے الفاظ ہیں۔ (صحیح البخاری، بَابُ إِثْمِ المَارِّ بَیْنَ یَدَیِ المُصَلِّی، رقم: ۵۱۰) فاصلہ کی حد بندی کا تعین نہیں۔ البتہ علامہ صنعانی نے سبل السلام (۱/۱۴۲) میں پیشانی رکھنے کی جگہ اور پاؤں کی جگہ کا درمیانی فاصلہ مراد لیا ہے۔ بظاہر اگر کوئی محلِ سُترہ کے باہر سے گزر جائے، تو کوئی حرج معلوم نہیں ہوتا۔ اس کا اندازہ تین ہاتھ کے قریب ہے۔ بیت ا کے اندر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیوار کعبہ سے اتنے فاصلہ سے نماز ادا کی تھی۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 296

محدث فتویٰ